بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

یہ رسالہ ماہ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ کا رسالہ ہے۔ آج سے تقریباً ۱۴۳۸ سال قبل اسی ماہ میں اللہ کے آخری نبی خاتم النبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی ولادت بمقام مکہ مکرمہ ہوئی تھی۔ اس نبی برحق کی ولادت ہوئی تھی جس کے لئے حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام نے دعاء کی تھی، جس کے آنے کی اطلاع حضرت موسیٰ کے توریت میں ہے اور جس کے آنے کی بشارت حضرت عیسی مسیح نے دنیا والوں کو سنائی تھی۔

ربیع الاول کے مہینہ میں گھر گھر حضرت رحمۃ للعلمین کا ذکر ہوتا ہے۔ درود و سلام پڑھے جاتے ہیں، جلسوں میں واعظین حضور کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہیں۔ منبروں پر خطبا آپ کے لائے ہوئے پیغام کو دھراتے ہیں۔ خانقاھوں میں درود و سلام کی مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔

خوشا مسجد و منبر و خانقاھے
که دروے بود قیل و قال محمد

نبوت محمدیہ سے پہلے ساری دنیا عقاید و افکار میں اور اعمال و کردار میں صراط مستقیم سے ہٹ کر نہ صرف بیہودہ مراسم میں گرفتار ہوگئی تھی بلکہ یہ عقیدہ ہر جگہ پھیلا دیا گیا تھا کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ گناہ گار ہوتا ہے اور خالق کائنات کے دربار سے ملعون ہونے ہی کی وجہ سے دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ خاص کر جن یہودیوں نے پیغام عیسوی کو مسخ کرکے موجودہ عیسائیت کی بنیاد رکھی، انھوں نے تو کمال ہی کردیا۔ ہر پیدا ہونے والے معصوم بچے کو حضرت آدم کی چوک کا پیدایشی اور وراثتی طور پر ذمہ دار قرار دے کر گناہ‌کار دیا ۔ نتیجہ یہ ہوگیا کہ ہر ذہن، ذھن مجرمانہ، اور

هر دل احساس کمتری کا خزانہ بن گیا۔ آدمی یہ سوچنے ہی سے عاری ہوکر رہ گیا کہ ہم اللہ کے پسندیدہ بندے بھی ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ دوسرا ذہنی مرض یہ پیدا ہوگیا کہ انسان جیسے طبعیاتی طور پر اپنے باپ کا وارث ہے اسی طرح نیکی اور بدی میں بھی وارث ہے۔ دادا پردادا کے گناہ کی سزا معصوم بچے کو دی جاسکتی ہے۔ اور ایک نیکوکار کا پوتا پروتا بھی اپنے اعمال کے بغیر ہی محض وراثتاً محبوب الٰہی کا مقام پانے کا مستحق ہوتا ہے۔

پولوس کی عیسائیت نے اس خیال کو ذرا زیادہ عام کردیا تھا، ورنہ یہ خلاف عقل و انصاف خیال تمام مذاہب میں موجود تھا۔ جس کے بوجھ سے ایک طرف انسانیت کی کمر دھری ہوئی جارہی تھی، دوسری طرف خدا کے قرب سے مایوس طبقہ، گناہ،آلودگی اور بدکاری میں ڈوبتا جارہا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسلیت، وطنیت اور اس قسم کی تمام عصبیتوں کو توڑ کر، انسان کے اپنے عقاید و اعمال کو کامیابی کا ضامن اور آدمی کے طرۂ امتیاز قرار دیا۔ اور فرمادیا کہ

ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرۃ صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے، یعنی وہ نہ کسی گناہ سے آلودہ ہوتا ہے اور نہ کسی نیکی سے آراستہ۔ یہ دنیائے انسانیت کے لئے اللہ کی رحمت کا پیغام ہے اس سے دنیائے انسانیت نے اطمینان کے سانس لیے اور نیکی کی طرف مائل ہوسکا۔ دوسرے بہت سے ان گنت اعتبارات کے ساتھ ساتھ اس اعتبار سے بھی حضور سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس عرب و عجم کے لئے، کالے، گورے کے لئے، اور ہر مومن و کافر کے لئے اللہ کی رحمت ہے۔

ع۔ سلام ان پر کہ جن کی ذات ہے رحمت زمانہ پر

— — — —